# ایسی پیش رفت / نشوونما جس کا گواہ صرف خدا ہے

نشوونما تب مستحکم ہوتی ہے جب زندگی داد و تحسین کے بجائے خدا کے سامنے گزاری جائے۔ جب آپ لوگوں کے سامنے دکھاوا کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور شعور کے ساتھ ردعمل دینا شروع کرتے ہیں، تو وہ پوشیدہ فتوحات بھی اہمیت اختیار کر لیتی ہیں جو کسی کو نظر نہیں آتیں۔ حقیقی تبدیلی اکثر کسی کی نظر میں نہیں آتی —— نہ کوئی تعریف، نہ کوئی گواہ —— لیکن یہ خاموشی سے روح کی ہیئت بدل دیتی ہے۔ ترقی کو سچا ثابت کرنے کے لیے کسی کی مہر ضروری نہیں۔ جب خدا ہی آپ کا ناظر (Audience) ہو، تو خلوص طاقت بن جاتا ہے، اور چھوٹے چھوٹے توقف بھی عبادت کا درجہ اختیار کر لیتے ہیں۔

"اب یہ سب مختلف محسوس ہوتا ہے،" میں نے اس وقت دھیمی آواز میں کہا جب ہم ٹریفک سگنل پر پھنسے ہوئے تھے اور چاروں طرف ہارنوں کا شور مچا ہوا تھا۔ "مجھے اب ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ میرا واسطہ محض لوگوں سے ہے۔ مجھے لگتا ہے جیسے میرا اب خدا کے ساتھ معاملہ (Transaction) ہے۔"

وہ میری طرف مڑا اور توجہ سے سننے لگا۔ "جب آپ زندگی کو اس نظر سے دیکھتے ہیں،" میں نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "تو ہر لمحہ ایک موقع بن جاتا ہے —— کبھی آسان، کبھی تکلیف دہ حد تک مشکل، مگر ہمیشہ بامقصد۔"

اس نے سر ہلایا۔ "اور ایک بار جب یہ آگہی ذہن میں بیٹھ جائے،" اس نے کہا، "تو یہ ترغیب کا ایک طاقتور ذریعہ بن جاتی ہے۔"

میں نے سوچا کہ یہ بات کتنی سچی محسوس ہوتی ہے۔ ایک وقت تھا جب میں اپنی ترقی کو صرف دوسروں کے ردعمل سے ناپتا تھا —— تعریف مجھے بلندیوں پر لے جاتی تھی اور تنقید مجھے توڑ کر رکھ دیتی تھی۔ لیکن حال ہی میں، میرے اندر کچھ بدل گیا تھا۔

"میں نے یہ محسوس کرنا شروع کر دیا ہے،" میں نے کہا، "کہ مجھے یہ جاننے کے لیے لوگوں کی منظوری کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں کہ آیا میں بہتر ہو رہا ہوں یا نہیں۔ بعض اوقات میری ترقی کا واحد گواہ صرف خدا ہوتا ہے۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔ "اس احساس کے لیے ہمت درکار ہوتی ہے۔"

"خاص طور پر جب لوگ تبصرہ کرتے ہیں،" میں نے بات آگے بڑھائی۔ "ان کی باتیں اب بھی کبھی کبھار چبھتی ہیں۔ لیکن اب میں ردعمل دینے سے پہلے خود سے ایک سوال پوچھنے کی کوشش کرتا ہوں: کیا میں اس وقت شعوری طور پر بیدار ہوں؟"

اس نے خاموش دلچسپی سے میری طرف دیکھا۔ "یہ سوال سب کچھ بدل دیتا ہے۔"

"واقعی ایسا ہی ہے،" میں نے کہا۔ "میں آپ کو ایک حقیقی مثال دیتا ہوں۔ میرا غصہ —— خاص طور پر سڑک پر۔ سڑک پر اشتعال (Road rage) مجھ پر حاوی رہتا تھا۔ ایک غلط موڑ، کسی ڈرائیور کی لاپرواہی، یا سگنل میں تاخیر —— اور میں آپے سے باہر ہو جاتا تھا۔ اس پر قابو پانے میں وقت لگا۔ بہت وقت۔ لیکن آہستہ آہستہ، میں نے غصے کے پھٹنے سے ٹھیک پہلے کے لمحے کو محسوس کرنا شروع کر دیا۔"

وہ میری طرف مائل ہوا۔ "حقیقی تبدیلی وہیں سے شروع ہوتی ہے۔"

"جی ہاں،" میں نے کہا۔ "شروع میں، غصہ پھر بھی آتا تھا۔ تاہم، اب میں اسے آتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔ اور ایک بار جب میں اسے دیکھ لیتا، تو میں رک (Pause) سکتا تھا۔"

مجھے حال ہی کا ایک واقعہ واضح طور پر یاد آیا۔ ایک موٹر سائیکل سوار میری کار سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔ میرے جسم نے فوری ردعمل دیا —— سینہ جکڑ گیا، سانسیں گرم ہو گئیں، اور الفاظ میری زبان پر آنے ہی والے تھے۔ لیکن پھر، کسی چیز نے اس زنجیر کو توڑ دیا۔ وہی ایک خاموش سوال اندر گونجا: **میں اس وقت کسے جواب دے رہا ہوں... اس شخص کو... یا خدا کو؟**

"پہلی بار،" میں نے اسے بتایا، "میں نے چیخنے کے بجائے خاموشی کو چنا۔"

وہ مسکرایا۔ "یہ کوئی چھوٹی کامیابی نہیں ہے۔"

"لیکن عجیب بات یہ ہے،" میں نے کہا۔ "کسی نے اس پر توجہ نہیں دی۔ وہ ڈرائیور تیزی سے نکل گیا۔ میری کار میں بیٹھے مسافر اپنے فون میں مصروف تھے۔ وہاں کوئی تعریف کرنے والا نہیں تھا۔ کوئی تصدیق نہیں ملی۔"

"زیادہ تر حقیقی ترقی ایسی ہی ہوتی ہے،" اس نے جواب دیا۔ "خاموش اور غیر مرئی۔"

"اسی بات نے مجھے حیران کر دیا،" میں نے کہا۔ "ترقی ہو رہی ہے — میں اسے محسوس کر سکتا ہوں۔ لیکن میرے آس پاس کے لوگ مجھے اب بھی ویسا ہی دیکھ سکتے ہیں جیسا میں پہلے تھا۔ اور یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔"

اس نے دھیرے سے سر ہلایا۔ "وہ ترقی یا نشوونما جس کا دار و مدار دوسروں کے اعتراف اور پذیرائی پر ہو، نہایت ناپائیدار اور کمزور ہو جاتی ہے۔ وہ نشوونما جو خدا کے حضور (یا اس کی نگرانی میں) پروان چڑھتی ہے، وہی استحکام پاتی ہے۔"

میں اس خیال کے ساتھ خاموش بیٹھ گیا۔

"آپ جانتے ہیں،" میں نے ایک وقفے کے بعد کہا، "ایک وقت تھا جب میں اس بات سے دلبرداشتہ ہو جاتا۔ میں پوچھتا: اگر کسی کو نظر ہی نہ آئے تو بدلنے کا کیا فائدہ؟"

"اور اب؟" اس نے پوچھا۔

"اب میں سمجھ گیا ہوں،" میں نے کہا، "کہ حقیقت یہ ہے کہ میں خود اسے محسوس کر سکتا ہوں، یہی کافی ہے۔ یہ حقیقت کہ خدا جانتا ہے، کافی ہے۔"

وہ نشست کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ "یہ ایک بہت بڑی تبدیلی ہے — لوگوں کو دکھانے کے لیے جینے سے، خدا کے ساتھ ترقی کی راہ پر چلنے تک کا سفر۔"

میں نے اپنے سینے میں ایک خاموش سی قوت محسوس کی۔

"یہ سفر ڈرامائی نہیں ہے،" میں نے دھیمی آواز میں کہا۔ "یہ سست ہے۔ تہہ در تہہ۔ لغزش در لغزش۔ کبھی میں بہتر کرتا ہوں۔ کبھی میں پیچھے ہٹ جاتا ہوں۔ لیکن ایک عمل (Process) جاری ہے۔"

"اور وہی عمل،" اس نے کہا، "اصل تحفہ ہے۔"

میں نے ٹریفک کو آخر کار حرکت کرتے ہوئے دیکھا۔

"چنانچہ، ترغیب (Motivation)،" میں نے سوچتے ہوئے بلند آواز میں کہا، "کامل ہونے سے نہیں آتی۔ یہ اس احساس سے آتی ہے کہ خدا مجھے بار بار بہتر ہونے کے مواقع دے رہا ہے۔ کبھی آسانی کے ساتھ۔ کبھی مشکل کے ذریعے۔"

اس نے میری طرف دیکھا اور نرمی سے کہا، "اور تمہیں صرف اسی سے طاقت حاصل کرنا سیکھنا چاہیے۔"

سگنل سبز ہو گیا۔ گاڑیاں آگے بڑھ گئیں۔ زندگی نے اپنی عام گہما گہمی دوبارہ شروع کر دی۔

لیکن میرے اندر، کچھ اب بھی ساکن اور واضح تھا۔

ترقی ہو رہی تھی۔ خاموشی سے۔ بتدریج۔ بعض اوقات صرف خدا اور میرے درمیان۔

اور پہلی بار، یہ احساس ضرورت سے زیادہ محسوس ہوا۔